© rasailojaraid.com

مُزَارَعَةُ

مفتی وزیر احمد، جامعہ ضیائے مدینہ، لیہ

(تیسری قسط)

حکمِ مزارعتِ فاسدہ:

''مزارعتِ فاسدہ کا اجمالی حکم یہ ہے۔ شریکین میں سے بیج جس کی طرف سے ہو، پیداوار اس کی ہوگی ،دوسرے کو پیدوار سے کچھ نہیں ملے گا۔ مزارع کی طرف سے بیج ہو تو زمیندار کو اجرت مثلی ملے گی ،زمیندار کی جانب سے بیج اگر ہو تو مزارع کو اجرت مثلی دی جائے گی ، پیداوار اگر چہ نہ ہو''۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اَنَّ الْخَارِجَ یَکُوْنُ کُلُّهٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ،سَوَاءٌ کَانَ رَبَّ الْاَرْضِ اَوِلْمُزَارِعَ...اَنَّ الْبَذْرَ اِذَا کَانَ مِنْ قِبَلِ صَاحِبِ الْاَرْضِ کَانَ لِلْعَامِلِ عَلَیْهِ اَجْرُ الْمِثْلِ لِاَنَّ الْبُذْرَ اِذَا کَانَ مِنْ قِبَلِ صَاحِبِ الْاَرْضِ کَانَ هُوَ مُسْتَاجِرًالِلْعَامِلِ فَاِذَافَسَدَتِ الْاِجَارَةُ وَجَبَ اَجْرُ مِثْلِ عَمَلِهٖ .وَاِذَا کَانَ الْبَذْرُ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ کَانَ عَلَیْهِ لِرَبِّ الْاَرْضِ اَجْرُمِثْلِ اَرْضِهٖ .لِاَنَّ الْبُذْرَاِذَا کَانَ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ یَکُوْنُ هُوَ مُسْتَاجِرًالِلْاَرْضِ فَاِذَافَسَدَتِ الْاِجَارَةُ یَجِبُ عَلَیْهِ اَجْرُمِثْلِ اَرْضِهٖ''۔

''(مزارعت فاسدہ میں)مکمل پیداوار بیج والے کی ہوگی،خواہ بیج زمیندار کی جانب سے ہو یا مزارع کی طرف سے ۔تخم زمیندار کی جانب سے جب ہو تو عامل (مزارع) کے کے لیے اجرت مثلی ہوگی ۔کیونکہ بیج رب الارض کی طرف سے جب ہوگا تو وہ مستاجر للعامل ٹھہرے گا،اوراجارہ جب فاسد ہو تو (اجیر کے لیے) اجرت مثلی ہوتی ہے۔بیج مزارع کی جانب سے جب ہو تو پھر اس پر رب الارض کے لیے(کھیت کی) اجرت مثلی ہوگی ۔کیونکہ بیج عامل کی جانب سے جب ہو تو پھر وہ مستاجر للعامل ٹھہرے گا اور مزارعت فاسدہ کی صورت میں مزارع پر کھیت کی اجرت مثلی واجب ہوگی''۔(بدائع الصنائع :۵/۵۶۲،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ☆ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

" وَاِذَافَسَدَتْ فَالْخَارِجُ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ لِاَنَّهُ نَمَاءُ مِلْكِهِ وَاسْتِحْقَاقُ الْاَجْرِبِالتَّسْمِيَةِ وَقَدْ فَسَدَتْ فَبَقِيَ النَّمَاءُ كُلُّهُ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ .وَلَوْكَانَ الْبَذْرُمِنْ قِبَلِ رَبِّ الْاَرْضِ فَلِلْعَامِلِ اَجْرُمِثْلِهِ لَايُزَادُ عَلَى مِقْدَارِ مَاشَرَطَ لَهُ مِنَ الْخَارِجِ لِاَنَّهُ رَضِيَ بِسُقُوْطِ الزِّيَادَةِ وَهَذَا عِنْدَاَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُمَااللّٰهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَجْرُمِثْلِهِ بَالِغًامَابَلَغَ لِاَنَّهُ اِسْتَوْفَى مَنَافِعَهُ بِعَقْدٍ فَاسِدٍ فَتَجِبُ عَلَيْهِ قِيْمَتُهَا اِذْلَامِثْلَ لَهَا وَقَدْمَرَّفِي الْاِجَارَاتِ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ فَلِصَاحِبِ الْاَرْضِ اَجْرُمِثْلِ اَرْضِهِ لِاَنَّهُ اِسْتَوْفَى مَنَافِعَ الْاَرْضِ بِعَقْدٍ فَاسِدٍفَيَجِبُ رَدُّهَا وَقَدْ تَعَذَّرَوَلَامِثْلَ لَهَافَيَجِبُ رَدُّ قِيْمَتِهَاوَهَلْ يُزَادُ عَلَى مَاشَرَطَ لَهُ مِنَ الْخَارِجِ فَهُوَ عَلَى الْخِلَافِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ".

,,مزارعت جب فاسد ہوگی تو پیداوار بیج والے کی ہوگی۔کیونکہ یہ اس کے ملک (تخم) میں اضافہ ہوا ہے اور دوسرے کا استحقاق تسمیہ (شرط) کی وجہ سے ہے اور وہ فاسد ہوگیا ہے۔تو بڑھوتری مکمل بیج والے کی باقی رہی۔بیج زمیندار کی طرف سے اگر ہوتو مزارع کے لیے اجرت مثلی ہوگی اور وہ بھی مقدار مشروط سے زائد نہیں ہوگی۔کیونکہ مزارع کی اضافی کے سقوط میں رضا ہے اور یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عامل کے لیے (بلاتحدید) اجرت مثلی ہوگی۔خواہ جس قدر بھی ہو (عامل کے لیے جو شرط کی گئی تھی اجرت مثلی اگر اس سے بڑھ بھی جائے تو پھر بھی مکمل دی جائے گی) کیونکہ کھیت کے مالک نے مزارع کے منافع عقد فاسد کے ذریعہ حاصل کیے ہیں۔لہذا اب اس پر منافع کی قیمت واجب ہوگی۔چونکہ منافع کی مثل نہیں ہے اور یہ مسئلہ ,,اجارات،، میں گذر چکا ہے۔

''تخم مزارع کی جانب سے اگر ہو،تو کھیت والے کو اس کے کھیت کی اجرت مثلی ملے گی۔کیونکہ مزارع نے عقد فاسد کے ذریعے منافع ارض حاصل کیے ہیں تو ان کا واپس کرنا ضروری ہے۔اور ایسا کرنا بھی متعذر ہے چونکہ منافع کا مثل نہیں ہے۔لہذا لامحالہ منافع کی قیمت ادا کرنی ضروری ہے۔اور رہا یہ مسئلہ کہ قیمت پیداوار کی شرط سے بڑھائی جائے گی یا نہ تو یہ اُسی اختلاف پر مبنی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

(ہدایہ:۴/۴۲۷،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

" اَنَّ الْبَذْرَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْاَرْضِ كَانَ لِلْعَامِلِ عَلَيْهِ اَجْرُالْمِثْلِ،وَاِنْ كَانَ الْبَذْرُمِنَ الْعَامِلِ كَانَ لِرَبِّ الْاَرْضِ عَلَيْهِ اَجْرُمِثْلِ اَرْضِهِ ،ثُمَّ اِنَّ الَّذِيْ يَدْفَعُ الْبَذْرَ يَكُوْنُ لَهُ كُلُّ الْخَارِجِ مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَاكَانَ مِنْ قِبَلِ صَاحِبِ الْاَرْضِ اِسْتَحَقَّ الْخَارِجَ وَدَفَعَ لِلْعَامِلِ اَجْرَمِثْلِ الَّذِيْ يَسْتَحِقُّهُ عَلَى عَمَلِهِ ،فَالْخَارِجُ كُلُّهُ حَلَالٌ لَهُ ،فَلَا يَلْزَمُ بِالتَّصَدُّقِ بِشَيْءٍ مِّنْهُ ،اَمَّااِنْ كَانَ الْبَذْرُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ وَاسْتَحَقَّ الْخَارِجَ مِنَ الْاَرْضِ وَدَفَعَ لِرَبِّ الْاَرْضِ اُجْرَةَ مِثْلِ اَرْضِهٖ فَالْخَارِجُ كُلُّهٗ لَايَطِيْبُ لَهٗ ،بَلِ الَّذِيْ يَحِلُّ لَهٗ اَخْذُهٗ مِنَ الْخَارِجِ هُوَقَدْرُبَذْرِهٖ وَقَدْرُاُجْرَةِالْاَرْضِ الَّتِيْ دَفَعَهَا وَيَتَصَدَّقُ بِمَازَادَ عَنْ ذٰلِكَ... اَنَّ اُجْرَةَالْمِثْلِ لَايَجِبُ فِيْ الْمُزَارَعَةِ الْفَاسِدَةِ مَالَمْ يُوْجَدْ اِسْتِعْمَالُ الْاَرْضِ وَاِذَا لَمْ يَعْمَلِ الْمُزَارِعُ فِيْ الْاَرْضِ شَيْئًا فَلَايَجِبُ لَهٗ اَجْرُ مِثْلِ الْعَمَلِ ،كَمَالَايَجِبُ عَلَيْهِ اَجْرُمِثْلِ الْاَرْضِ فَاِذَااسْتُعْمِلَتِ الْاَرْضُ وَجَبَ اَجْرُالْمِثْلِ وَاِنْ لَمْ تُخْرِجْ شَيْئًا“.

”تخم رب الارض کی جانب سے اگر ہوتو اس پر عامل کے لیے اجرت مثلی ہوگی،اور مزارع کی طرف سے بیج اگر ہو،تو رب الارض کے لیے اس پر اس کی زمین کی مثل اجرت ہوگی اور کھیت کی مکمل پیداوار بیج دینے والے کی ہوگی ۔بیج رب الارض کی طرف سے اگر ہوتو مکمل پیداوار کا حقدار وہ ہوگا اور مزارع کی اجرت مثلی دے گا،اور مکمل پیداوار اس کے لیے حلال ہوگی،اس سے کچھ کا بھی صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔بہر حال بیج مزارع کی جانب سے اگر ہوتو کھیت کی پیداوار کا استحقاق اسی کا ہوگا اور زمین دار کو اس کے کھیت کی مثل اجرت دے گا۔البتہ مکمل پیداوار اس کے لیے پاکیزہ اور حلال نہیں ہوگی ،بلکہ پیداوار سے تخم اور کھیت کی اجرت کی مقدار لینا اس کے لیے طیب اور حلال ہوگی،ان دواشیاء کی مقدار سے زائد پیداوار کا مزارع صدقہ کردے۔مزارعت فاسدہ میں کھیت کے استعمال سے قبل اجرت مثلی واجب نہیں ہوتی اور مزارع کے کھیت میں کام کرنے سے پہلے اس کے لیے بھی اجرت مثلی ضروری نہیں ۔جیسا کہ اس پر زمین کی اجرت مثلی لاگو نہیں ہوتی ۔اور زمین جب استعمال کی جائے گی بعد ازاں اجرت مثلی ضروری ہوگی،پیداوار اگرچہ بالکل نہ ہو“۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:٣/١٤،المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

اسی سلسلہ میں علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَاِذَااسْتَحَقَّ رَبُّ الْاَرْضِ الْخَارِجَ لِبَذْرِهٖ فِيْ الْمُزَارَعَةِ الْفَاسِدَةِ طَابَ لَهٗ جَمِيْعُهٗ لِاَنَّ النَّمَاءَ حَصَلَ فِيْ اَرْضٍ مَمْلُوْكَةٍ وَاِنِ اسْتَحَقَّهُ الْعَامِلُ اَخَذَ قَدْرَ بَذْرِهٖ وَقَدْرَ اَجْرِ الْاَرْضِ وَتَصَدَّقَ بِالْفَضْلِ لِاَنَّ النَّمَاءَ يَحْصُلُ مِنَ الْبَذْرِ وَيَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَفَسَادُ الْمِلْكِ فِيْ مَنَافِعِ الْاَرْضِ اَوْجَبَ خُبْثًا فِيْهِ فَمَاسَلِمَ لَهٗ بِعِوَضٍ طَابَ لَهٗ وَمَالَاعِوَضَ لَهٗ تَصَدَّقَ بِهٖ“.

”زمیندار مزارعت فاسدہ میں تخم کی وجہ سے پیداوار کا جب حقدار ٹھہرے،تو مکمل پیداوار اس کے لیے طیب اور حلال ہے۔کیونکہ بڑھوتری اس کے مملوکہ کھیت سے حاصل ہوئی ہے۔مزارع (مزارعت فاسدہ میں) کھیت سے حاصل ہونے والے غلہ وغیرہ کا اگر مستحق ہوتو وہ فقط بیج اور کھیت کی بقدر اجرت لے گا۔زائد کا صدقہ کردے گا چونکہ بڑھوتری تخم سے حاصل ہوتی ہے اور کھیت سے نکلی ہے ۔اور منافع ارض میں ملک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا فساد اس میں خبث لازم کرتا ہے۔ لہذا عوض کے بدلے مزارع کو جو سپرد ہو وہ اس کے لیے طیب اور حلال ہوگا اور بلاعوض جو ملے اس کا صدقہ کر دے۔ نیز لکھتے ہیں مزارعت میں زمیندار کی طرف سے دو ارکان جمع کرنے کی وجہ سے فساد اگر پیدا ہو جائے تو پھر عامل پر فقط کھیت کی اجرت مثلی ادا کرنی لازم نہیں، بلکہ دونوں اشیاء کی اجرت ادا کرے گا"۔

مزید لکھتے ہیں:

"وَلَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْأَرْضِ وَالْبَقَرِ حَتَّى فَسَدَتِ الْمُزَارَعَةُ فَعَلَى الْعَامِلِ اَجْرُ مِثْلِ الْأَرْضِ وَالْبَقَرِ هُوَ الصَّحِيْحُ"

"زمین اور بیل (زمیندار نے) اگر جمع کیے حتی کہ مزارعت فاسد ہوگئی تو مزارع کھیت اور بیل دونوں کی اجرت مثلی ادا کرے گا"۔ (ہدایہ: ۴/ ۴۲۷، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی اور علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہما لکھتے ہیں:

"(وَمَتٰى فَسَدَتْ فَالْخَارِجُ لِرَبِّ الْبَذْرِ) لِاَنَّهٗ نَمَاءُ مَلَكَهٗ (وَ) يَكُوْنُ (لِلْآخَرِ اَجْرُ مِثْلِ عَمَلِهٖ اَوْ اَرْضِهٖ وَلَا يُزَادُ عَلَى الشَّرْطِ) وَبَالِغًا مَا بَلَغَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ (وَاِنْ لَمْ يَخْرُجْ شَيْءٌ) فِي الْفَاسِدَةِ (فَاِنْ كَانَ الْبَذْرُ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ فَعَلَيْهِ اَجْرُ مِثْلِ الْاَرْضِ وَالْبَقَرِ وَاِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْاَرْضِ فَعَلَيْهِ اَجْرُ مِثْلِ الْعَامِلِ)".

"مزارعت جب فاسد ہو تو پیداوار رب البذر کی ہوگی۔ کیونکہ اس کی ملکیت (تخم میں) اضافہ اور بڑھوتری ہوئی ہے۔ اور دوسرے کے لیے اس کے عمل یا کھیت کی اجرت مثلی اس قدر ہوگی جو شرط سے زائد نہیں ہوگی۔ مگر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس قدر بھی اجرت مثلی ہوگی اتنی لازم ہوگی (خواہ شرط سے زائد بھی ہو) (مزارعت فاسدہ زمیندار یا عامل پر اجرت مثلی بہر صورت ہوگی) خواہ پیداوار ہو یا نہ ہو۔ تخم عامل کی جانب سے اگر ہو تو اس پر کھیت اور بیل دونوں کی اجرت مثلی ہوگی۔ بیج زمیندار کی طرف سے اگر ہو تو پھر اس پر عامل کی اجرت مثلی ادا کرنا ہوگی"۔ (تنویر الابصار اور در مختار مع شامی: ۵/ ۱۹۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عقد مزارعت فسخ کرنا؟۔

عقد مزارعت طے کرنے کے بعد شریکین میں سے کسی ایک کے لیے بلا عذر عہد شکنی درست نہیں ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں ایک شریک دوسرے کو دھوکہ دیتا ہے۔

"البتہ عذر کی بنا پر عقد مزارعت فسخ کرنے میں مضائقہ نہیں ہے اور نہ ہی قاضی مجبور کر سکتا ہے۔ مزارع ایسی مرض اور تکلیف میں اگر مبتلا ہو جائے جو عمل کے لیے مانع ہے یا بارانی کھیت میں "سیلاب، وتر"، بہت کم

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونے کی وجہ سے بیج کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، دریاؤں کے آس پاس کھیت میں سیلاب آنے کا قوی امکان ہے۔ تو ان حالات میں رب البذر اگر رک جائے تو اسے مجبور نہیں کیا جائے گا"۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَاِذَا عُقِدَتِ الْمُزَارَعَةُ فَامْتَنَعَ صَاحِبُ الْبُذْرِ مِنَ الْعَمَلِ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ لَا يُمْكِنُهُ الْمُضِيُّ فِي الْعَقْدِ اِلَّا بِضَرَرٍ يَلْزَمُهُ...وَاِنِ امْتَنَعَ الَّذِي لَيْسَ مِنْ قِبَلِهِ الْبُذْرُ اَجْبَرَهُ الْحَاكِمُ عَلَى الْعَمَلِ لِاَنَّهُ لَا يَلْحَقُهُ بِالْوَفَاءِ بِالْعَقْدِ ضَرَرٌ وَالْعَقْدُ لَازِمٌ بِمَنْزِلَةِ الْاِجَارَةِ اِلَّا اِذَا كَانَ عُذْرٌ يُفْسَخُ بِهِ الْاِجَارَةُ فَيُفْسَخُ بِهِ الْمُزَارَعَةُ قَالَ وَلَوِ امْتَنَعَ رَبُّ الْاَرْضِ وَالْبُذْرُ مِنْ قِبَلِهِ وَقَدْ كَرَبَ الْمُزَارِعُ الْاَرْضَ فَلَا شَيْءَ لَهُ فِي عَمَلِ الْكِرَابِ قِيْلَ هٰذَا فِي الْحُكْمِ فَاَمَّا فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَلْزَمُهُ اِسْتِرْضَاءُ الْعَامِلِ لِاَنَّهُ غَرَّهُ فِي ذٰلِكَ"

" اور عقد مزارعت جب ہو جائے پھر بیج والا (کاشتکاری کے) عمل سے رک جائے، تو اس کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ رب البذر کو بجز ایسے ضرر کے جو اس کو لازم ہوگا عقد نبھانا ممکن نہیں ۔۔۔ اور جس شخص کی طرف سے بیج نہیں وہ اگر (مزارعت سے) رک جائے تو حاکم اس کو عمل پر مجبور کرے گا۔ کیونکہ اسے وفا بالعقد سے ضرر لاحق نہیں ہوگا اور عقد (مزارعت) لزوم میں بمنزل اجارہ کے ہے سوائے ایسے عذر کے جس کے باعث اجارہ فسخ ہو جاتا ہے لہذا مزارعت بھی عذر کی بنا پر فسخ کر دی جائے گی۔ زمیندار اگر (عقد مزارعت سے) رک جائے اور بیج بھی اس کی طرف سے ہے اور مزارع نے کھیت میں ہل وغیرہ بھی چلایا ہے تو اسے ہل جوتنے کا کچھ نہیں ملے گا۔ البتہ یہ حکم قضاءً ہے اور دیانۃً اس پر لازم وضروری ہے کہ مزارع کو راضی کرے۔ کیونکہ زمیندار نے اسے دھوکہ دیا ہے"۔

عقد مزارعت کے بعد زمیندار کا کھیت فروخت کرنا؟۔

عقد مزارعت کے بعد زمیندار کا کھیت فروخت کرنا چند انواع پر مشتمل ہے۔

۱۔ زمیندار محض کاروبار اور منافع خوری کی بنا پر کھیت فروخت کرنا چاہتا ہے۔

۲۔ بھاری قرض کی وجہ سے زمین فروخت کرنا چاہتا ہے اور مزارع نے ابھی کھیت میں ہل چلائے ہیں فصل کاشت نہیں کی۔

۳۔ کھیتی اُگنے کے بعد رب الارض قرض کی وجہ سے زمین فروخت کرنا چاہتا ہے۔

پہلی صورت کے مطابق زمیندار کے لیے کھیت فروخت کرنا ناجائز ہے، دوسری صورت کے مطابق

کسی سرزمین پر ایک حد کے نفاذ کی برکت وہاں چالیس روز نازل ہونے والی بارش کی برکت سے بہتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائز اور تیسری قسم کے تحت مقروضیت کی بناپر کاشتہ زمین بیچنا نادرست ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاِذَافُسِخَتِ الْمُزَارَعَةُ بِدَيْنٍ فَادِحٍ لَحِقَ صَاحِبَ الْاَرْضِ فَاحْتَاجَ اِلَى بَيْعِهَا فَبَاعَ جَازَ كَمَافِي الْاِجَارَةِ وَلَيْسَ لِلْعَامِلِ اَنْ يُطَالِبَهُ بِمَاكَرَبَ الْاَرْضَ وَحَفَرَ الْاَنْهَارَ بِشَيْءٍ لِاَنَّ الْمَنَافِعَ اِنَّمَاتَتَقَوَّمُ بِالْعَقْدِ وَهُوَاِنَّمَاقُوِّمَ بِالْخَارِجِ فَاِذَا انْعَدَمَ الْخَارِجُ لَمْ يَجِبْ شَيْءٌ. وَلَوْنَبَتَ الزَّرْعُ وَلَمْ يُسْتَحْصَدْ لَمْ تُبَعِ الْاَرْضُ فِي الدَّيْنِ حَتّٰى يُسْتَحْصَدَ الزَّرْعُ لِاَنَّ فِي الْبَيْعِ اِبْطَالَ حَقِّ الْمُزَارِعِ وَالتَّاخِيْرُ اَهْوَنُ مِنَ الْاِبْطَالِ

''بھاری قرض جورب الارض کولاحق ہوگیا(اس کے تلے دب جانے کی وجہ سے زمیندار) کھیت فروخت کرنے کامحتاج ہوگیا،جس کی بناپرمزارعت فسخ کردی گئی اورزمیندار نے زمین بیچ ڈالی،تو جائز ہے جیسے اجارہ میں۔ اورمزارع کو ہل جوتنے اورنالیاں (کھال) کھودنے کے عوض کچھ طلب کرنے کا حق نہیں۔ کیونکہ منافع عقد کی وجہ سے متقوم ہوتے ہیں اوران کی قیمت پیداوار کے ساتھ لگائی گئی ہے۔لہذ اپیداوار جب معدوم ہوگئی تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (لیکن یہ حکم قضاء ہے، دیانۃً زمیندار مزارع کو راضی اورخوش کرے چونکہ اسے دھوکہ ہواہے)ہاں کھیتی اُگ آئی ہے اورکاٹی نہیں گئی تو قرض میں زمین فروخت نہیں کی جائے گی حتی کہ فصل کاٹ لی جائے۔کیونکہ بیع میں ابطال حق مزارع ہے اورتاخیرابطال سے آسان ہے''۔ (ہدایہ:۴/۴۲۸،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شریکین میں سے کوئی اگرفوت ہوجائے۔

زمینداراورمزارع میں سے کوئی ایک اگرفوت ہوجائے تواس وقت کھیت کے احوال کی ممکنہ چارصورتیں ہوسکتی ہیں۔

۱۔ شریکین کے مابین فقط معاعدہ ہوا،مزارع نے زمین میں کوئی عمل شروع نہیں کیاتھا کہ رب الارض یامزارع فوت ہوگیا۔

۲۔ مزارع نے کھیت میں ہل وغیرہ چلائے ،،کھال،،اورنالیاں بنالیں تھیں اورابھی فصل کاشت نہیں کی تھی کہ کھیت کامالک فوت ہوگیا۔

۳۔ کاشتکار نے عقدمزارعت کے بعدکھیت میں ،،ہل،، چلائے،نالیاں بنائیں تخم ریزی کاعمل مکمل کرلیاکھیتی اُگ آئی اورہنوزفصل کے مکمل طورتیارہونے اور پکنے سے ٹائم باقی تھا کہ رب الارض فوت ہوگیا۔

۴۔ چندسال فصل کاشت کرنے کاباہم معاہدہ تھا کہ پہلے سال کی فصل کٹنے سے قبل کھیت کامالک فوت

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ھجری اورسن وصال ۲۴۱ ھجری ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو گیا۔

مندرجہ چاروں صورتوں کا حکم ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ البتہ پہلی اور دوسری صورت کا حکم ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں کے مطابق پہلی صورت میں مزارعت باطل ہو جائے گی اور دوسری صورت میں مزارعت ٹوٹ جائے گی۔

چنانچہ علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَاِذَامَاتَ اَحَدُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ بَطَلَتِ الْمُزَارَعَةُ اِعْتِبَارًا بِالْاِجَارَةِ وَقَدْ مَرَّ الْوَجْهُ فِي الْاِجَارَاتِ... وَلَوْمَاتَ رَبُّ الْاَرْضِ قَبْلَ الزِّرَاعَةِ بَعْدَ مَاكَرَبَ الْاَرْضَ وَحَفَرَ الْاَنْهَارَ اِنْتَقَضَتِ الْمُزَارَعَةُ لِاَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ اِبْطَالُ مَالٍ عَلَى الْمُزَارِعِ وَلَاشَيْئَ لِلْعَامِلِ بِمُقَابَلَةِ مَاعَمِلَ كَمَانُبَيِّنُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى“.

”زمینداراور مزارع میں سے کوئی ایک اگر مر جائے تو مزارعت باطل ہو جائے گی ,,کرایہ،، کے مسائل پر قیاس کرتے ہوئے اور اس کی وجہ بھی ,,اجارات،، میں گذر چکی ہے اور کھیت میں ہل چلانے ،نالیاں کھودنے کے بعد اور کاشت سے قبل زمیندار اگر مر جائے تو مزارعت ٹوٹ جائے گی، کیونکہ ایسا کرنے میں مزارع کے حال کا ابطال نہیں ہے اور مزارع کے لیے عمل کے مقابلہ میں کوئی شئی نہیں ہوگی۔ جیسا کہ ہم انشاء اللہ بیان کریں گے“۔

(ہدایہ:۴/۴۲۷، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مزید لکھتے ہیں۔

”وَاِذَامَاتَ اَحَدُالْمُتَعَاقِدَيْنِ وَقَدْ عَقَدَالْاِجَارَةَلِنَفْسِهِ اِنْفَسَخَتْ لِاَنَّهُ لَوْبَقِيَ تَصِيْرُالْمَنْفَعَةُالْمَمْلُوْكَةُ بِهِ اَوِالْاُجْرَةُ الْمَمْلُوْكَةُ لِغَيْرِالْعَاقِدِمُسْتَحَقَّةً بِالْعَقْدِ“

”متعاقدین میں سے کوئی ایک اگر فوت ہو جائے اور اس نے عقد اجارہ بھی اپنی ذات کے لیے کیا ہو تو اجارہ فسخ ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر عقد باقی رہے تو اسکی منفعت مملوکہ یا اجرت مملوکہ غیر عاقد کے لیے ثابت ہوگی“۔

(ہدایہ:۳/۳۱۷، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

تیسری صورت کا حکم:

”فصل کی کٹائی تک عقد مزارعت تو باقی رکھا جائے گا۔ کیونکہ عذر کی بنا پر جس طرح عقد مزارعت فسخ کیا جاتا ہے ایسے مجبوری کے تحت باقی بھی رکھا جاتا ہے“۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چوتھی صورت کا حکم:

اس صورت کا حکم یہ ہے: کھیت فصل کی کٹائی تک مزارع کے قبضہ میں رہے گی، بعدازاں بقیہ سالوں کا عقد مزارعت فسخ کردیا جائے گا۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فَلَوْ كَانَ دَفَعَهَا فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ فَلَمَّانَبَتَ الزَّرْعُ فِيْ السَّنَةِ الْاُوْلٰى وَلَمْ يَسْتَحْصِدِ الزَّرْعُ حَتّٰى مَاتَ رَبُّ الْاَرْضِ تَرَكَ الْاَرْضَ فِيْ يَدِ الْمُزَارِعِ حَتّٰى يَسْتَحْصِدَ الزَّرْعَ وَيَقْسِمَ عَلَى الشَّرْطِ وَتَنْتَقِضُ الْمُزَارَعَةُ فِيْمَابَقِيَ مِنَ السَّنَتَيْنِ لِاَنَّ فِيْ اِبْقَاءِ الْعَقْدِ فِيْ السَّنَةِ الْاُوْلٰى مُرَاعَاةً لِلْحَقَّيْنِ بِخَلَافِ السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهِ ضَرَرٌ بِالْعَامِلِ فَيُحَافِظُ فِيْهِمَاعَلَى الْقِيَاسِ.

”زمین تین سال کے لیے اگر دی اور پہلے سال کھیتی اگنے کے بعد اور کٹنے سے قبل زمیندار مر گیا تو کھیت مزارع کے ہاں فصل کی کٹائی تک رہے گا۔ کھیتی کاٹ لینے کے بعد شرط کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔ اور بقیہ دو سالوں کا (عقد مزارعت) ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ پہلے سال میں عقد باقی رکھنے میں شریکین کے حق کی رعایت ہے۔ البتہ دوسرے اور تیسرے کے لیے نقض مزارعت میں مزارع کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ لہذا قیاس کی محافظت کرتے ہوئے (آئندہ دو سال کے لیے مزارعت فسخ کر دی جائے گی“۔

(ہدایہ:۴/۴۲۷، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شریکین میں سے کوئی ایک کچی کھیتی اگر لینا چاہے؟۔

”متعاقدین میں سے کوئی ایک غیر پختہ اور قبل از وقت ”فصل“ اگر لینا چاہے تو اپنے شریک کار کی رضا کے بغیر لے سکتا ہے، نہ فروخت کر سکتا ہے۔ بلکہ ”رب الارض“ کو تو یہ حق ہی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ ایسا کرنے میں مزارع کو نقصان اور گھاٹا پہنچے گا۔

البتہ کاشتکار کی رضا بھی یہی ہو تو پھر مضائقہ نہیں“۔ بعض بھلے مانس زمیندار ”عقد مزارعت“ انجام تک پہنچنے سے قبل یہ حرکت اس لئے کرتے ہیں تاکہ کھیت مشترکہ کھیتی سے خالی کرا کے مزارع کو آئندہ کاشتکاری سے روک دیا جائے اور ”مستاجری“ پر زمین دے کر مزید مال وزر حاصل کر لیا جائے یا ذاتی فصل کاشت کر کے دوہری آمدنی حاصل کی جائے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَلَوْاَرَادَرَبُّ الْاَرْضِ اَنْ يَّاخُذَالزَّرْعَ بَقْلًا لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ لِاَنَّ فِيْهِ اِضْرَارًابِالْمُزَارِعِ وَلَوْاَرَادَالْمُزَارِعُ اَنْ يَّاخُذَبَقْلًاقِيْلَ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ اِقْلَعِ الزَّرْعَ فَيَكُوْنَ بَيْنَكُمَااَوْاَعْطِهٖ قِيْمَةَ

☆ لا اجتهاد عند ظهور النص ☆ نص کی موجودگی میں اجتہاد جائز نہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نَصِیْبِہٖ اَوْ اَنْفِقْ اَنْتَ عَلَی الزَّرْعِ وَارْجِعْ بِمَاتُنْفِقُہٗ فِیْ حِصَّتِہٖ"۔

"زمیندار نے کچی "فصل" لینے کا اگرارادہ کیا تو اسے ایسا کرنا نادرست ہے۔کیونکہ اس میں مزارع کو(ایک نوع مالی) نقصان پہچانا ہے۔ہاں کاشتکار غیر پختہ کھیتی لینے کا اگرارادہ رکھتا ہے تو پھر(زمیندار کو تین اختیارات دیئے گئے ہیں)۔

۱۔ زمیندار سے کہاجائے "کھیتی کاٹ لو،اوروہ تم دونوں کے درمیان (تقسیم) ہوگی۔

۲۔ (رب الاض مکمل کھیتی رکھ لے اوراسے کہاجائے) مزارع کواس کے حصہ کی قیمت دے دے (یعنی مزارع کچی کھیتی بقدر اپنا حصہ زمیندار کوفروخت کرسکتا ہے)۔

۳۔ (یا "رب الارض" سے کہاجائے "تم کھیتی پرخرچ کرواور) فصل پکنے کے بعداس کے حصہ میں جوتمھاراخرچ ہوچکا ہوگا وہ لے لینا۔

موصوف اس پردلیل یہ دیتے ہیں:

"لِاَنَّ الْمُزَارِعَ لَمَّاامْتَنَعَ مِنَ الْعَمَلِ لَایُجْبَرُ عَلَیْہِ لِاَنَّ اِبْقَاءَ الْعَقْدِبَعْدَوُجُوْدِالْمُنْھِیِّ نَظَرٌلَہٗ وَقَدتَّرَکَ النَّظَرَلِنَفْسِہٖ وَرَبُّ الْاَرْضِ مُخَیَّرٌبَیْنَ ھٰذِہِ الْخِیَارَاتِ لِاَنَّ بِکُلِّ ذٰلِکَ یُسْتَدْفَعُ الضَّرَرُ"۔

"کیونکہ مزارع کام سے جب رک گیا تو اسے عمل پر مجبورنہیں کیاجائے گا،اس لئے کہ وجود منھی کے بعدعقد باقی رکھنا اس کے لئے بطریق شفقت تھااور خود اس نے اپنے لئے ترک شفقت اختیارکیا۔(لہذاایسے تناظر میں) زمیندار کو یہ اختیارات دئے گئے ہیں ۔کیونکہ انہیں اختیارات کے باعث ضرر سے بچایاجاسکتاہے"۔

مزارع کی کوتاہی سے کھیتی اگرضائع ہوجائے:

"کبھی چندوجوہات کی بناپرفصلات تباہ ہوجاتی ہیں،مزارع کبھی نگرانی میں کوتاہی کرتا ہے۔جس کی وجہ سے لوگوں کے جانور کچی فصل کھاجاتے ہیں یاپھر کچھ لوگ گھاس وغیرہ نکالنے کے بہانہ اندرون سے کھیتی مختلف مقامات سے کاٹ لیتے ہیں،مزارع بروقت آبپاشی نہیں کرتا،خشکی کی وجہ سے فصل سوکھ جاتی ہے،جڑی بوٹیوں کوتلف کرتے وقت زہرپاشی کے دوران غیرمصدقہ زہریلی ادویات استعمال کرنے سے یانہ تجربہ کار مزدورکوایسا کام سپردکرنے سے فصل تلف ہوجاتی ہے"۔

"مندرجہ وجوہات کی بنیاد پرزمیندار کاحق مزارع کی غفلت سے ضائع ہوجاتاہے،جسکی وجہ سے وہ کبھی تومزارع کومعاف کردیتاہے اورکبھی تاوان بھی وصول کرتاہے نیزاسی بناپرعقدمزارعت کے فسخ کاارتکاب

الاصل ان القولَ قولُ الامین ☆ بنیادی طور پر امین کا قول ہی معتبر ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس سلسلہ میں ہرزمیندار کے اصول اپنے شعور کے تحت ہیں۔ حالانکہ شریکین کی فلاح اور بھلائی اس میں ہے کہ اس سلسلہ میں شرع نے جو اصول وضع کیے ہیں انکی روشنی میں ضمان وعدم ضمان کا فیصلہ کیا جائے۔ ایسے مسائل کا اجمالی اور آسان حل یہ ہے کہ ,مزارع کے ہاں فصلات امانت ہوتی ہیں،اس نے اگر تصرف بے جا کیا اور اس کی تعدی کی وجہ سے کھیتی ضائع ہوگئی یا نگہداشت اور نگرانی میں اتنی غفلت برتی کہ لوگوں کے جانور اسے کھاگئے یا چوروں نے کچی یا پکی فصل کاٹ لی تو ان صورتوں میں اس پر چٹی ہوگی۔ ہاں اگر اس نے تعدی اور تصرف بے جا نہیں کیا اور کھیتی کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہیں برتی باوجود اس کے فصل کو نقصان پہنچا تو پھر اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ بوقت ''عقد مزارعت'' یہ شرط اگر چہ لگائی گئی ہو کہ کھیتی کے نقصان کا بہرصورت مزارع ضامن ہوگا''۔

حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اُوْدِعَ وَدِیْعَۃً فَلَاضَمَانَ عَلَیْہِ

جس شخص کے ہاں امانت رکھی گئی اس پر ضمان نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث، ۲۴۰۱، دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اِشْتِرَاطُ الضَّمَانِ عَلٰی الْاَمِیْنِ بَاطِلٌ بِہٖ یُفْتٰی وَفِی الْعِمَادِیَّۃِ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ اَلشَّرْطُ وَغَیْرُالشَّرْطِ سَوَاءٌ لِاَنَّ اِشْتِرَاطَ الضَّمَانِ عَلٰی الْاَمِیْنِ بَاطِلٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ''

''امانت دار پر ضمان کی شرط لگانا باطل ہے اور یہی قول مفتیٰ بہ ہے۔ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ امین پر شرط اور عدم شرط کی قید یکساں ہے۔ کیونکہ امین پر ضمان کی شرط باطل ہے اور ہم اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

(تنقیح الحامدیہ:۲/۸۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ سے مزارع کے متعلق سوال کیا گیا ہے، جواب مع سوال ملاحظہ کیجئے۔

سُئِلَ: ''فِی الْمُزَارِعِ قَصَّرَفِیْ عَمَلِ الْاَرْضِ الْمُعْتَادِمِنَ السَّقْیِ وَغَیْرِہٖ فِی الْمُزَارَعَۃِ الصَّحِیْحَۃِ حَتّٰی ھَلَکَ الزَّرْعُ فَھَلْ یَضْمَنُ''؟۔

اَلْجَوَابُ: ''نَعَمْ یَضْمَنُ لِوُجُوْبِ الْعَمَلِ عَلَیْہِ کَمَاصَرَّحَ بِذٰلِکَ فِیْ مُزَارَعَۃِ التَّنْوِیْرِ''۔

مزارعۃ صحیحۃ میں مزارع مروجہ آبپاشی وغیرہ کے عمل میں ایسی کوتاہی جب کرے کہ فصل تلف ہوجائے تو کیا وہ ضامن ہوگا یا نہیں؟۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب لکھتے ہیں: ہاں وہ تاوان دے گا، چونکہ اس پر کام کرنا ضروری تھا۔ (تنقیح الحامدیہ: ۲/۲۰۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(مزارع عقد مزارعت صحیحہ میں کھیت سیراب کرنے میں اس قدر اگر کوتاہی کرے کہ کھیتی ختم ہو جائے تو وہ ضمان دے گا۔ کیونکہ اس پر کام کرنا ضروری تھا اور اس پر امانتوں کی (حفاظت میں) کوتاہی کے سبب ضمان کے مثل ضمان ہوگی کیونکہ کھیت اس کے ہاں امانت ہے اور مزارعت فاسدہ میں ضمان نہیں ہوگی)۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

"فَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُ تُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ لَايُجْبَرُ أَحَدٌ عَلَى السَّقْيِ، وَإِلَّا فَعَلَى النَّحْوِ الْمُعْتَادِ. فَإِذَا قَصَّرَ الْمُزَارِعُ فِيْ عَقْدِ الْمُزَارَعَةِ الصَّحِيْحَةِ فِيْ سَقْيِ الْأَرْضِ حَتَّى هَلَكَ الزَّرْعُ بِهٰذَا السَّبَبِ يَضْمَنُ لِوُجُوْبِ الْعَمَلِ عَلَيْهِ فِيْهَا، وَيَضْمَنُ ضَمَانَ الْأَمَانَاتِ بِالتَّقْصِيْرِ، لِأَنَّ الْأَرْضَ فِيْ يَدِهِ أَمَانَةٌ. وَلَا يَضْمَنُ فِي الْمُزَارَعَةِ الْفَاسِدَةِ".

"کھیت بارش کے پانی سے اگر سیراب کی جاتی تھی تو (انقطاع باراں کے وقت) کسی کو (پانی خرید کر یا محنت، مشقت سے پانی نکال کر یا لاکر کھیتی) سیراب کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں کھیتی بارش کے پانی سے اگر سیراب نہیں کی جاتی تو پھر بطریق مروج آبپاشی ہوگی اور مزارع عقد مزارعت صحیحہ میں کھیت سیراب کرنے میں اس قدر اگر کوتاہی کرے کہ کھیتی ختم ہو جائے تو وہ ضمان دے گا۔ کیونکہ اس پر کام کرنا ضروری تھا اور اس پر امانتوں کی (حفاظت میں) کوتاہی کے سبب ضمان کے مثل ضمان ہوگی۔ کیونکہ کھیت اس کے ہاں امانت ہے اور مزارعت فاسدہ میں ضمان نہیں ہوگی"۔ (الفقہ الاسلامی: ۵/۴۹۲؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ لاہور)

آئمہ وخطباء کے لئے فکر انگیز

امام وخطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

کتاب ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار لاہور۔ کراچی۔

الحدود تدرء بالشبہات ☆ حدود شبہات سے ساقط کر دی جاتی ہیں

© rasailojaraid.com